ملفوظاتِ مہریہ

فَبَشِّرْ عِبَادِ الَّذِيْنَ يَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهٗ

میرے اُن بندوں کو خوش خبری سُنا دو جو بات سُن کر بہتر کی پیروی کرتے ہیں

مقالاتِ مرضیّہ

اَلْمَعْرُوْف بِہٖ

ملفوظاتِ مہریہ قدس اللہ سرہ العزیز

یعنی حضرت عالم ربّانی عارف لاثانی سیّدنا و مولانا

قبلۂ عالم خواجہ سیّد پیر مہر علی شاہ صاحب قدس سرہٗ حسنی گیلانی کے ملفوظات مبارکہ

بایمأ

حضرت سیّد پیر غلام محی الدین شاہ صاحب قدس سرہٗ

باہتمام

جناب سیّد پیر غلام معین الدین شاہ صاحب و سیّد پیر شاہ عبدالحق شاہ صاحب مدظلہما العالی

بار ———— چہار ا

تعداد ———— چار ہزار

مقامِ اشاعت ———— گولڑہ شریف ۔ ضلع اسلام آباد

مطبع ———— پاکستان انٹرنیشنل پرنٹرز لمیٹیڈ لاہور

فون: ۶۸۱۴۳۳۹، ۶۸۶۴۱۶۴، ۶۸۶۵۰۱۰

کاتب ———— مُنشی خُوشی محمّد ناصر قادری خُوش رقم

صَفرُ المُظفّر ۱۴۱۸ھ مُطابق جون ۱۹۹۷ء

ہدیہ ———— ۶۵ روپے

اور ارادۂ مکۂ معظمہ بعد رؤیت؛ دخولِ مسجدِ حرام اور اس طرح کی دیگر امثال اس پر شاہد ہیں۔ ہاں بقاءِ علی الخطاء مطلقاً شانِ نبوت کے منافی ہے۔ پس حضرت الشیخؒ کے مکشوف و مشہود کی بنا پر خطائی الوحی لازم نہیں آتی۔ بلکہ خطائی الاجتہاد یعنی تعبیری کو عین سمجھنا۔ اور اس میں کوئی مناقشہ نہیں۔ برخلاف زعمِ مخالف کے کہ اس صورت میں خواب پیغمبر میں خطا متصور ہوتی ہے جو بوجہ لزومِ خطائی الوحی ناممکن ہے۔ انتہیٰ۔

(خطائی الرّؤیا تسلیم کرنے سے خطائی الوحی لازم آتی ہے جو ناممکن ہے۔ ولایمکن الخطاء فی الوحی۔ مترجم)

ملفوظ۔ ۵۲

ایک دِن فصوص الحکم کے سبق کے دَوران آپ نے عبارتِ ذیل فذلك هو عين صفا خلاصة خاصة الخاصة من عموم اهل الله کی اِس طرح تشریح فرمائی۔ کہ عمومِ اہل اللہ سے مُراد عام مومن ہیں۔ چنانچہ آیۂ کریمہ اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اسی معنی پر مشعر ہے۔ خواص اصحاب بدرجۂ قربِ نوافل ہیں۔ اور وُہ اِس امر سے عبارت ہے کہ فاعل بندہ ہو اور حق اس کا آلہ جیسا کہ حدیث لا يزال العبد يتقرب الى بالنوافل حتى اكون سمعه و بصره سے ظاہر ہے۔ اخص الخواص اصحاب بدرجۂ قربِ فرائض ہیں۔ اور وُہ اِس امر سے عبارت ہے کہ ا[illegible] ربندہ اس کا آلہ یعنی بندہ بالکلیہ مسلوب الارادہ کالمیت عند الغاسل (جیسے میّت اپنے نہلانے والے کے ہاتھ میں) اللہ تعالےٰ کے نزدیک ہو اور بس۔ چُنانچہ فرمانِ الٰہی۔ وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى اسی مفہوم سے مخبر ہے۔ صفا صاحبِ قاب قوسین ہوتا ہے۔ اور قوسین عبارت ہے ہر دو قوس وجُوبی و اِمکانی سے۔ یعنی احکام و آثارِ وجُوب و امکان ہر دو کے اس کی ذات میں متحقق ہوں۔ عین صاحبِ اَو اَدنیٰ ہوتا ہے یعنی صاحبِ جمع الجمع کہ نہ اس کی جمع مانع تفرقہ ہو اور نہ اس کی تفرقہ مانع جمع یعنی اِس مقام میں نہ وحدت مانع کثرت ہوتی ہے اور نہ کثرت مانع وحدت۔ اور اس کو صاحبِ اَدوارِ ثلثہ بھی کہتے ہیں۔

ملفوظ۔ ۵۳

ایک دِن دربار شریف میں آپ نے فتوحاتِ مکیہ سے متعلقہ مندرجہ ذیل حقائق بیان فرمائے۔ "اولیاء اللہ کی ایک جماعت ہے جو جس وقت چاہیں اپنا بدل (مثالی صُورت) قائم کر لیتے ہیں۔ اِس طرح سے کہ بدل کی صُورت بعینہٖ اُنہی کے مشابہ ہوتی ہے اور دیکھنے والا اُسے اصل ہی سمجھتا ہے۔ اُس کو گمان بھی نہیں ہوتا کہ یہ بدل ہے۔ حالانکہ دراصل وُہ بدل ہوتا ہے۔ اور اگر کسی شخص کا بدل کہیں ظاہر ہو لیکن وُہ خود اس سے بےخبر ہو۔ تو وُہ شخص ابدال سے نہیں ہے۔ اور ابدال کی تعداد سات ہے نہ اس سے زائد ہوتے ہیں نہ کم۔ اور یہ سات ابدال سات اقالیم کے اقطاب ہوتے ہیں۔ صاحبِ اقلیمِ اوّل[1] حضرت ابراہیم علیہ السّلام کے قدم پر۔ دوئم[2] حضرت مُوسیٰ علیہ السلام کے قدم پر۔ سوئم[3] حضرت ہارُون علیہ السّلام کے قدم پر۔ چہارم[4] حضرت ادریس علیہ السّلام کے قدم پر۔ پنجم[5] حضرت یُوسف علیہ السّلام کے قدم پر۔ ششم[6] حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کے قدم پر اور ہفتم[7] حضرت آدم علیہ السّلام کے قدم پر چلتا ہے۔

حضرت الشیخ اکبرؒ نے فرمایا ہے کہ گاہے نقباء کو بھی ابدال کہتے ہیں۔ اور نقباء بروج افلاک کے عدد پر بارہ[12] ہیں نہ اِس سے زائد ہوتے ہیں نہ کم۔ اور ہر نقیب برج منسُوب کی خاصیت اور اسرار اور اُن کواکب کی تاثیرات اور خواص سے باخبر ہوتا ہے جو اس برُج میں نزول پذیر ہوتے ہیں اور ان نقباء کو علمِ شرائع بھی عطا کیا جاتا ہے اور وُہ نفوس میں پوشیدہ خیا[illegible]ت وافکار اور اِس قسم کی دُوسری چیزوں کا بذریعہ کشف اِستخراج کرتے ہیں۔ اور ابلیس ان پر مکشوف ہوتا ہے۔ اور وُہ ابلیس کے ان اُمور کو بھی جانتے ہیں جن کو ابلیس

خُود بھی نہیں جانتا۔ اور وُہ سعید اَو شقی کو اُس کے نقشِ قدم سے جان جاتے ہیں۔

اَور گاہے رَجَبیُّون کو ا[illegible]ں کہتے ہیں۔ اَور وُہ عدد میں چالیس[4] ہیں۔ نہ اس سے زائد ہوتے ہیں نہ کم۔ رَجَبیُّون کہلانے کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ وُہ ماہ رجب میں اپنے مقام پر قائم ہوتے ہیں اور باقی سال گشت کرتے رہتے ہیں۔ جب ماہ رجب آتا ہے تو ان پر پہلے روز اِتنا بھاری بوجھ مسلّط اَور غالب ہوتا ہے کہ اُنگلی ہلانے کی طاقت بھی نہیں رہتی۔ دُوسرے روز یہ بوجھ کسی قدر کم ہوتا ہے۔ اَور تیسرے روز بالکل اُتر جاتا ہے۔ اَور ان پر تمام ماہ رجب میں کشف وارد ہوتا ہے جو بعض کی صُورت میں تمام سال باقی رہتا ہے۔

شیخ اکبرؒ فرماتے ہیں کہ مَیں اُن میں سے ایک کو مِلا جس کا کشف تمام سال باقی رہتا تھا اَور اُس پر روافِض کا حال کشف ہوتا تھا۔ روافض اُس کو خنازِیر کی صُورت میں نظر آتے تھے۔ اگر اُن میں سے کوئی اُن کے سامنے بہ صدقِ دِل توبہ کرتا تو وُہ اِنسانی صُورت میں نظر آنے لگتا۔ اَور اگر صرف زبان سے جھُوٹی توبہ کرتا تو وُہ خنزیر ہی کی شکل میں رہتا۔ اَور یہ اُس شخص کو بتا دیتا کہ تیرا توبہ کا دعوٰے جھُوٹا ہے۔

ملفُوظ۔ ۵۴

ایک روز ایک بُخاری صاحب نے سُورۂ یٰسین شریف وچہل کاف شریف کے وِرد کی اِجازت طلب کی حضُورِ اقدسؒ نے ترتیبِ ذیل سے پڑھنے کی تلقین فرمائی سُورۂ یٰسین شریف سات[۷] بار یومیہ۔ اِس طرح کہ پہلی مُبین تک سات[۷] دفعہ تکرار۔ سَلَامٌ قَوۡلًا مِّنۡ رَّبٍّ الرَّحِيۡمٍ ۱۶ بار۔ اَور آیۃ اَوَلَمۡ يَرَ الۡاِنۡسَانُ اَنَّا خَلَقۡنٰهُ مِنۡ نُّطۡفَةٍ آخر سُورت تک ۳ بار۔ چہل کاف گیارہ[۱۱] بار یومیہ قبل از وِترچِلّہ کے واسطے ۴۱ بار یومیہ چالیس دِن پڑھے۔ بعدہٗ یومیہ گیارہ[۱۱] مرتبہ۔ گوشت وغیرہ اَور اشیا ثقیلہ کا اِستعمال ترک [illegible] اَور روزے رکھے۔

اَور ایک دِن وِرد سُورۂ مزمّل شریف کی اجازت بہ ترتیبِ ذیل فرمائی۔ بعد نماز صُبح ۳ بار بہ تکرار آیت رَبُّ الۡمَشۡرِقِ وَالۡمَغۡرِبِ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَاتَّخِذۡهُ وَكِيۡلًا ۳ بار۔ بعد ختم یاوکیل ۶۶ مرتبہ۔

ایک دِن حافظ شیرازیؒ کا شعرِ ذیل زبانِ دُرفشاں سے سُنا گیا ؎

بوَد کہ یار نہ پُرسد ز راہِ خُلقِ کریم　　　کہ از سوال مُلولیم و از جواب خجل

اُمّید ہے کہ یار ازراہِ خلقِ کریمانہ پرسِش نہیں [illegible] کیونکہ اُس کے سوال سے ہم مَلُول ہونگے اَور اپنے جواب سے شرمندہ

ملفُوظ۔ ۵۵

ایک روز بعد نماز مغرب حجرۂ مُبارک میں جہاں حضُورِ انورؒ بذاتہٖ رونق افروز ہوتے تھے حالتِ جذب اَور شوق میں گریہ وگداز سے مثنوی شریف کے اشعارِ ذیل آپ کی زبانِ مُبارک سے سُنے گئے۔ جو طالبانِ حق کے افادہ کے لِیے درج ہیں۔ لیکن جو کیفیّت دیکھنے اَور سُننے میں آئی احاطۂ تحریر میں لانی ناممکن ہے۔ کیونکہ حضُورِ اقدسؒ گاہے بشوقِ تمام جہر فرماتے تھے۔ اَور گاہے بذوقِ مالاکلام اشعار پڑھتے تھے اَور گاہے جذبات میں محو ہو جاتے تھے۔ اِس واقعہ کے شاہدِ حال برادرم منشی عبدالجبّار صاحب وغیرہ ہیں۔ اشعار:۔

چُوں تُو ذاتِ پیر را کردی قبُول　　　ہم خُدا در ذاتش آمد ہم رسُولؐ
پیر کو جب کر لِیا تُو نے قبُول　　　آگیا اُس میں خُدا بھی اَور رسُولؐ
گر جُدا بینی زِحق تُو خواجہ را　　　گُم کُنی ہم متن و ہم دِیباچہ را
گر جُدا دیکھے تُو حق کو خواجہ سے　　　متن و دِیباچہ تُو دونوں گُم کرے